© rasailojaraid.com

الملهوف قالوا فان لم يفعله قال فيامر بالخير قالوا فان لم يفعل قال فيمسك عن الشر فانه له صدقة﴾ (متفق علیہ مشکوٰۃ المصابیح باب فضل الصدقۃ)

''ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا اگر اس کے پاس صدقہ (دینے کو کچھ) نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ خیرات کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو یا وہ یہ کام نہ کرے آپ ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند، مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا اگر وہ یہ کام نہ کر سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ برائی سے رک جائے یہ بھی اس کیلئے صدقہ (نیکی) ہے۔''

اب ہم ان برے اعمال وافعال کا ذکر کرتے ہیں جو نیک اعمال کی بربادی کا سبب بنتے ہیں ان سے محفوظ رہ کر ہم اپنی نیکیوں کو محفوظ رکھ سکتے ہیں:

ارتداد:

﴿ومن یرتدد منکم عن دینه فیمت وهو کافر فاولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرة واولئک اصحاب النار هم فیها خالدون﴾ (البقرۃ ۲۱۷)

''اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے اور کفر کی حالت میں وفات پائے تو اس کے تمام اعمال دنیا وآخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔''

دین سے انکار اور لاتعلقی تو ارتداد اور کفر ہے ہی، لیکن دین میں رہتے ہوئے دینوی مفاد کو ترجیح دے کر اعمال صالحہ سے پہلوتہی بھی ایک قسم کا ارتداد اور کفر ہے، جو بڑے ارتداد اور کفر کی راہ ہموار کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

﴿بادروا بالأعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مومنا ویمسی کافرا ویمسی مومنا ویصبح کافرا یبیع دینه بعرض من الدنیا﴾ (مسلم)

''فتنوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرو، فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہو نگے، صبح کے وقت ایک شخص مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر۔ شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کے وقت کافر ہو جائے گا دنیا کے سامان کے بدلے اپنے دین کو فروخت کر دے گا۔''

یعنی اپنے مفاد کی خاطر جھوٹ کو سچ، خیانت کو امانت، وعدہ خلافی کو ایفاء عہد پر ترجیح دینے کو کفر سے تعبیر کیا گیا ہے، جو دراصل اعمال کفر ہیں۔

اسی طرح ایمان کے منافی سوچ اور نظریہ رکھنا مثلاً بڑے بڑے امور کے صدور کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرنا بھی اسی کے تحت آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ کے مقام پر نماز فجر پڑھائی۔ ایسی حالت میں کہ رات کو بارش ہو چکی تھی، نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر دریافت فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ﴿الله و رسوله اعلم﴾ ''اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔''

آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اصبح من عبادی مومن بی و کافر﴾

''آج صبح میرے بندوں میں سے کچھ مومن ہو گئے اور کچھ کافر ہو گئے۔''

جس نے کہا:

﴿مطرنا بفضل الله ورحمته فذلک مؤمن بی وکافر بالکواکب﴾

''ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بارش ہوئی ہے، اس نے مجھے مانا اور ستاروں کے موثر ہونے کا انکار کیا اور جس نے کہا کہ بارش فلاں ستارے کے اثر سے ہوئی ہے اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔'' (بخاری کتاب الاستسقاء باب قول الله وتجعلون رزقکم انکم تکذبون)

ارتداد وکفر اور کفریہ نظریات سے اپنے ایمان کی سلامتی کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے:

﴿اللهم انی اسئلک ایمانا لا یرتد ونعیما لا ینفد ومرافقة محمد فی اعلی جنة الخلد﴾ (مسند احمد جلد اول صفحات ۲۶، ۳۷، ۴۵۴)

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے ایمان مانگتا ہوں، جس میں ارتداد نہ آئے اور ایسی نعمتیں جو ختم نہ ہوں (یعنی برکت والی) اور خلد بریں میں حضرت محمد ﷺ کی رفاقت۔''

شرک:

﴿ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد الله شاهدین علی أنفسهم بالکفر اولئک حبطت اعمالهم وفی النار هم خالدون﴾ (التوبہ:۱۷)

''مشرکوں کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں، حالانکہ وہ خود اپنے اوپر کفر کے گواہ ہیں، ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے اور جہنم میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔''

مطلب یہ ہے کہ اللہ کے گھروں (مساجد) کو تعمیر یا آباد کرنا یہ ایمان والوں کا کام ہے نہ کہ ان کا جو کفر وشرک کا ارتکاب اور اس کا اعتراف کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

﴿ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین﴾ (الزمر:۶۵)

''اور بلاشبہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے کے تمام پیغمبروں کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(بفرض محال) شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔"

﴿ولو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون﴾ (الانعام:۸۸)

"اور اگر (بالفرض) یہ انبیاء و رسل شرک کرتے تو ان کا سارا عمل برباد ہو جاتا۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

﴿تعس عبد الدینار تعس عبدالدرھم تعس عبدالخمیصة تعس عبدالخمیلة' ان اعطی رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش﴾

"جو دینار و درہم اور کپڑے لتے کا بندہ ہے وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ اگر اسے دے دیا جائے تو خوش' اگر نہ دیا جائے تو ناخوش۔ یہ بدبخت ہوا اور ٹھوکر کھائے' اگر اسے کانٹا لگے تو نکالا نہ جائے (یعنی یہ لوگ مصیبت میں پھنس جائیں تو ان کی مدد نہ کی جائے۔)" (بخاری)

احسان جتلانا اور دل آزادی:

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ایسا کارِ خیر ہے' جس کے ذریعے بندہ اللہ کی قربت حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والے بندوں کی تعریف کی ہے اور انہیں سراہا ہے۔

﴿الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا أذی لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون﴾ (البقرہ:۲۶۲)

"جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں پھر اس پر احسان نہیں جتلاتے اور نہ دکھ دیتے ہیں' تو ان کا اجر ان کے رب کے پاس موجود ہے اور ان کو نہ ڈر ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔"

علام الغیوب کے اس قرآنی فرمان سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب صرف وہ مخلص ہی پا سکتا ہے' جو اپنے خرچ پر نہ احسان جتلائے اور نہ دل آزاری کا معاملہ کرے' کیونکہ یہ دونوں کام صدقہ کے ثواب کو کھا جاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿یاایھا الذین آمنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والأذی﴾ (البقرہ ۲۶۴)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو' اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور دکھ دے کر برباد نہ کرو۔"

تقدیر کو جھٹلانا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لو ان اللہ عذب اھل سموتہ واھل ارضہ عذبھم وھو غیر ظالم لھم ولو رحمھم کانت رحمتہ خیرا لھم من اعمالھم ولو انفقت مثل احد ذھبا فی سبیل اللہ ما قبلہ اللہ منک حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وان ما أخطالت لم یکن لیصیبک ولو مت علی غیر ھذا لدخلت النار﴾ (سنن ابوداوُد' کتاب السنة' باب فی القدر)

"اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان و زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ان کے حق میں ظالم نہ ہو گا اور اگر ان پر رحم کرے تو یہ رحمت ان کیلئے ان کے اعمال سے کہیں زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اللہ کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کرو تب بھی اللہ تعالیٰ اسے قبول نہ کرے گا' یہاں تک کہ تقدیر پر ایمان لاؤ اور یہ یقین کر لو کہ جو مصیبت تم کو پہنچی ہے' وہ تم سے ٹلنے والی نہ تھی اور جو تم سے چوک گئی ہے وہ تمہیں کبھی پہنچنے والی نہ تھی اور اگر تم اس عقیدے پر نہ مرے تو ضرور جہنم میں جاؤ گے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

﴿احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجزن وان اصابک شیء فلا تقل لو أنی فعلت کذا وکذا لکان کذا وکذا ولکن قل' قدر اللہ وما شاء فعل' فان لو تفتح عمل الشیطان﴾ (صحیح مسلم)

"فائدہ پہنچانے والی چیزوں کی طلب اور خواہش کرو اور اللہ سے مدد مانگتے رہو اور کسی واقعہ یا حادثہ پر خود کو لاچار و مجبور سمجھ کر نہ بیٹھ رہو اور نہ یہ کہو اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہو جاتا بلکہ ہمیشہ یہ کہو کہ یہی اللہ کی تقدیر تھی اور اس نے جو چاہا وہی ہوا۔ اس لئے کہ لفظ اگر شیطانی کاموں کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

نمازِ عصر کا چھوڑنا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نماز کی پابندی کا سختی سے حکم دیا ہے اور ان تمام نمازوں میں "صلاۃ وسطیٰ"' یعنی عصر کی نماز کا خصوصیت سے حکم ہے۔

﴿حافظوا علی الصلوات والصلاة الوسطی وقوموا للہ قانتین﴾ (البقرہ ۲۳۸)

"تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً صلاۃ وسطیٰ (نمازِ عصر) کی اور اللہ کے آگے اس طرح کھڑے ہو جیسے فرمانبردار غلام کھڑے ہوتے ہیں۔"

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

﴿الذی تفوتہ صلاة العصر کأنما وتر اھلہ ومالہ﴾ (بخاری' کتاب مواقیت الصلاۃ' باب اثم من فاتتہ العصر' مسلم' کتاب المساجد باب الذی تفوتہ صلاۃ العصر)

"جس شخص کی عصر کی نماز چھوٹ گئی' گویا اس کے اہل و عیال اور مال و اسباب لٹ گئے۔"

حضرت ابوالملیح عامر بن اسامہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور اس دن بادل چھا رہے تھے۔ آپ نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرمایا عصر کی نماز جلدی ادا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

﴿من ترک صلاة العصر فقد حبط عمله﴾ (صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلاة باب من ترک العصر)

''جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی تو اس کا عمل برباد ہوگیا۔''

کسی کے بارے میں قسم کھانا کہ اللہ اس کو نہیں بخشے گا:

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:

﴿ان رجلا قال واللہ لا یغفر اللہ لفلان، وان اللہ قال من ذالذی یتألی علی ان لا اغفر لفلان؟ قد غفرت لفلان وأحبطت عملک﴾ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ باب النہی عن تقنیط الانسان عن رحمۃ اللہ تعالیٰ)

''ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے یہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا میں نے اس کو بخش دیا، البتہ تیرے سارے اعمال کو برباد کر دیا۔''

گفتار و کردار سے رسول اللہ ﷺ کی مخالفت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یاایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط أعمالکم وانتم لا تشعرون﴾ (الحجرات:۲)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی آواز کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو اور ان سے اس طرح زور سے بات نہ کیا کرو جس طرح تم آپس میں کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے سب اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو پتہ بھی نہ چلے۔''

مزید ارشادِ الٰہی ملاحظہ فرمائیں:

﴿یا ایها الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم﴾ (محمد:۳۳)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔''

دین کے اندر ایجاد (بدعت)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿من احدث فی امر نا هذا ما لیس منه فهو رد﴾ (صحیح بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور، صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب نقض الاحکام الباطلۃ)

''جس نے دین کے اندر کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو دین کا حصہ نہیں تو وہ مردود ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے:

﴿من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد﴾ (صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب نقض الاحکام الباطلۃ)

''جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں، وہ مردود ہے۔''

چھپ چھپ کر بدکاریاں کرنا:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿لأعلمن اقواما من امتی یأتون یوم القیمة بحسنات امثال جبال تهامة بیضا فیجعلها اللہ عزوجل هباء منثورا قال ثوبان یا رسول اللہ صفهم لنا جلهم لنا ان لا نکون منهم ونحن لا نعلم قال أما انهم اخوانکم ومن جلدتکم ویاخذون من اللیل کما تاخذون ولکنهم اقوام اذا خلوا بمحارم اللہ انتهکوها﴾ (سنن ابن ماجہ کتاب الزہد، باب ذکر الذنوب)

''میں اپنی امتی میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو روزِ قیامت تہامہ کے پہاڑوں کے برابر چمکتی ہوئی نیکیاں لے کر آئیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ انہیں پراگندہ غبار کی طرح اڑا دیں گے۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ہم کو ان کی علامتیں بتا دیجئے اور واضح کر دیجئے تاکہ ہم بے خبری میں ان جیسے نہ ہو جائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سنو! وہ تمہارے بھائی ہوں گے، تمہارے کنبے اور قبیلے کے ہوں گے۔ جیسے تم راتوں کو عبادت کرتے ہو، وہ عبادت کریں گے لیکن یہ لوگ جب تنہائی میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ کاموں کا ارتکاب کرنے لگیں گے۔''

کاہن اور نجومی کے پاس جانا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا

﴿من أتی عرافا فسأله عن شیء لم تقبل له صلاة اربعین یوما﴾ (صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکهانۃ واتیان الکہان)

''جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر پوچھ تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔''

یہ وعید اور دھمکی اس کو دی گئی ہے جو صرف ان کے پاس جائے اور پوچھے لیکن جو ان کی تصدیق بھی کرے تو وہ ہر اس چیز کا عملاً منکر ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ پر اتاری گئی یعنی قرآن وحدیث۔ اس ضمن میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

﴿من أتی کاهنا أو عرافا فصدقه بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد ﷺ﴾ (سنن ابی داؤد، کتاب الطب باب فی الکاہن، سنن ترمذی کتاب الطہارۃ، باب ماجاء فی کراہیۃ اتیان الحائض، مسند احمد ۲/۴۲۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"جو کسی نجومی یا کاہن کے پاس ایا پھر اس کی بات پر تصدیق بھی کی تو اس نے یقیناً محمد ﷺ پر نازل کی گئی چیز (قرآن وسنت) کا انکار کیا۔"

والدین کی نافرمانی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی عبادت اور عقیدہ توحید کا حکم دیا ہے اور اس کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کو بھی ذکر کیا ہے۔ ارشاد فرمایا

﴿وقضی ربک ان لا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين احسانا﴾ (الاسراء ۲۳)

"اور تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

والدین کے گستاخ اور نافرمان کے اعمال بھی برباد ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ثلاثة لا يقبل الله منهم صرفا ولا عدلا عاق ومنان ومكذب بالقدر﴾ (السنۃ لابن ابی عاصم ۳۲۳، المعجم الکبیر للطبرانی ج ۷ ۵۴۷، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی ج ۱۷۸۵)

"اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں سے نہ توبہ قبول کرے گا اور نہ ہی کوئی فدیہ (فرض یا نفل) والدین کی نافرمانی کرنے والا' خرچ کر کے احسان جتلانے والا' تقدیر کو جھٹلانے والے۔"

بلاضرورت کتا پالنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿من امسک کلبا ينقص من عمله كل يوم قيراط وفي رواية قيراطان إلا كلب حرث أو كلب ماشية﴾ (صحیح البخاری کتاب الحرث والمزارعۃ باب اقتناء الکلب للحرث۔ صحیح مسلم' کتاب المساقات باب الامر بقتل الکلاب وبیان نسخہ)

"جو شخص کتا پالے تو اس کے نیک عمل سے ہر روز ایک قیراط اور ایک روایت میں دو قیراط ثواب کم کیا جائے گا۔ الا یہ کہ کھیتی یا ریوڑ کی حفاظت کی غرض سے ہو۔"

حسد کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿الحسد یأکل الحسنات کما تأکل النار الحطب﴾ (ابن ماجہ کتاب الزہد' باب الحسد)

"حسد نیکیوں کو کھا لیتا ہے' جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔"

بلا عذر شرعی کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿تفتح ابواب الجنة يوم الاثنين ويوم الخميس فيغفر لكل عبد لا يشرك بالله شيئا إلا رجلا كانت بينه وبين أخيه شحناء فيقال انظروا هذين حتى يصطلحا انظروا هذين حتى يصطلحا انظروا هذين حتى يصطلحا﴾ (صحیح مسلم' کتاب البر والصلۃ' باب النہی عن الشحناء والتہاجر)

"پیر وار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور وہ تمام لوگ بخش دیئے جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔ البتہ وہ دو شخص جو باہم کینہ رکھتے ہیں' ان کی بخشش نہیں ہوتی۔ حکم ہوتا ہے انہیں مہلت دے دو حتیٰ کہ صلح کر لیں' انہیں مہلت دے دو حتیٰ کہ صلح کر لیں' انہیں مہلت دے دو' حتیٰ کہ صلح کر لیں۔"

سبحان ربک رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمدلله رب العالمين

اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کریں اگر کوئی دوسرا کر دے تب بھی جائز ہے۔ ذبح سے پہلے چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا جائے۔ جانور کے سامنے چھری تیز نہ کریں اور نہ ایک جانور کے سامنے دوسرے کو ذبح کریں۔ جانور کو قبلہ رخ لٹا کر مضبوطی سے پکڑا جائے اور جانور کی گردن کو جھٹکا دے کر توڑا نہ جائے' نہ ہی چھری کی نوک سے حرام مغز کاٹا جائے۔ شہ رگ اور آس پاس والے گوشت کو کاٹ کر خون بہنے دیں۔ اگر آپ گردن توڑ دیں گے یا حرام مغز کاٹ دیں گے تو سائنسی نقطہ نگاہ سے جانور فوراً ٹھنڈا ہو جائے گا اور خون جسم میں باقی رہے گا جو صحت انسانی کیلئے مضر ہے۔ ذبح کرنے والا اگر اپنی قربانی ذبح کر رہا ہے تو وہ یہ دعا پڑھے: **بسم الله اللهم تقبل منی ومن اهل بيتی بسم الله والله اكبر** اور ذبح کر دے۔ اگر وہ کسی دوسرے کی قربانی ذبح کر رہا ہے تو پھر منّی کی جگہ اس شخص کا نام لے اور **اهل بيتی** کی بجائے **اهله** کہے اور ذبح کرے۔

ضروری وضاحت

قربانی کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اس کا عقیدہ توحید والا ہو جس میں شرک کی آمیزش وملاوٹ نہ ہو' اس کا ہر عمل رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق ہو جس میں بدعت کی ملاوٹ نہ ہو' اس کی کمائی حلال ہو حرام مال سے خرید کر یا چوری کا چارہ وغیرہ ڈال کر پالی ہوئی قربانی قبول نہیں ہوگی۔ وہ خود نمازی ہو کیونکہ تارک صلوٰۃ (بے نماز) شخص کا تو ایمان ہی مشکوک ہے۔ اس طرح وہ قربانی خالصۃ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی حاصل کرنے کیلئے کرے نہ کہ لوگوں میں شہرت کیلئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث کے مطابق زندگیاں بسر کرنے کی توفیق فرمائے اور شرک وبدعت کی گندگیوں سے محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین۔

اللھم وفقنا لما تحب وترضی

© rasailojaraid.com